Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۴ جمادی الاوّل ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۳ شہادت ۱۳۵۷ ہش ۔ ۱۳ اپریل ۱۹۷۸ء | نمبر ۸۴

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ شہادت ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے ، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین ؛

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دُعا عبودیّت اور ربوبیّت کے درمیان ایک رشتہ پیدا کرتی ہے

دُعا کے ذریعہ انسان کی مُشکلات کو دُور کیا جاتا ہے

"دُنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دُعا کی تعلیم نہیں دی ۔ یہ دعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیّت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے ۔ اس راہ میں قدم رکھنا بھی مُشکل ہے لیکن جو قدم رکھتا ہے پھر دُعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ جو اُن مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے ۔

دُعا کا ایک ایسا باریک مضمون ہے کہ اس کا ادا کرنا بھی بہت مشکل ہے ۔ جب تک خود انسان دعا اور اس کی کیفیّتوں کا تجربہ کار نہ ہو وہ اُس کو بیان نہیں کر سکتا ۔ غرض جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اَور ہی انسان ہو جاتا ہے ۔ اس کی رُوحانی کدورتیں دُور ہو کر اُس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصّب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اُس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے ۔ خدا کے لئے اُن سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے صرف اِس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے اُس پر نظر کرتا ہے اور اُس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور سے بدل دیتا ہے ؛"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۴، ۲۷۵)

بحر عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

اللہ تعالیٰ ہی بیکسوں کی دعائیں سنتا اور اُنکی تکالیف دُور کرتا ہے

سجدے کی حالت میں خاص طور پر دُعائیں کرنے کی تاکید

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :-

امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السُّوء ۔ (النحل : ۶۳)

ترجمہ :- (بتاؤ تو) کون کسی بیکس کی دعا سنتا ہے ۔ جب وہ اس (یعنی خدا) سے دعا کرتا ہے اور (اس کی) تکلیف کو دُور کر دیتا ہے ؛

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم :-

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَآءَ" (مسلم)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اِس لئے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو ؛

۲۰ ر اپریل کی بجائے ۲۲ ر اپریل کو ملاقات ہوگی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۰ ر اپریل ۱۹۷۸ء (بروز جمعرات) کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات نہیں ہو گی ۔ اس کی بجائے ۲۲ ر اپریل (بروز ہفتہ) کو ملاقات ہو گی ، انشاء اللہ تعالیٰ ؛

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۳ر شہادت ۱۳۵۷ ہش
۱۳ر اپریل ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرتؐ کی وجوہ فضیلت میں سے ایک عظیم الشان وجہ

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ انبیاء علیہم السلام پر اس درجہ فضیلت بخشی کہ آپؐ کو خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین بنایا اور اس بناء پر آپؐ افضل الرسل اور سرور انبیاء قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو نہ صرف تمام بنی نوع انسان کی طرف نبی بنا کر بھیجا بلکہ آپؐ کی نبوت اور رسالت کے زمانہ کو قیامت تک ممتد قرار دیا اور پھر آپؐ کو شریعت بھی وہ عطا کی جو ہر لحاظ سے کامل و مکمل اور اکمل ترین ہے اور قیامت تک بنی نوع انسان کو پیش آنے والے جملہ مسائل کو حل کرنے والی ہے۔ اس عظیم الشان اور لازوال فضیلت کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ فیض رساں آپؐ ہی کو قرار دیا اور آپؐ کی فیض رسانی کے سلسلہ کو قیامت تک امتداد بخشا جبکہ باقی تمام انبیاءؑ کی فیض رسانی ایک مخصوص زمانہ تک محدود تھی اور بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے بعد تو وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے منقطع ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجوہ فضیلت کا قرآن مجید میں تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک خاص وجہ فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں آپؐ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا (الفتح آیت ۱۱) اور آپؐ کے بعض کاموں کو اپنا کام قرار دیا (انفال آیت ۱۸) وہاں اس نے بعض ایسے کاموں کو جنہیں اس نے اپنی ذات کے ساتھ خاص فرمایا ہے خود آپؐ کی طرف منسوب فرمایا۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے نفوس انسانی کا تزکیہ کرنے کو خاص اپنا کام قرار دیا ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے آپ کو پاک قرار دے کیونکہ کسی کو پاک کرنا اور اسے پاک ٹھہرانا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اس کے ماسوی کوئی اور یہ کام نہیں کر سکتا چنانچہ اللہ تعالیٰ تزکیۂ نفوس کے اس بنیادی اصل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنفُسَهُم ۚ بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝ (النساء آیت ۵۰)

ترجمہ:- کیا تجھے ان لوگوں کا حال معلوم نہیں جو اپنے آپ کو پاک قرار دیتے ہیں (ان کا یہ حق نہیں) بلکہ اللہ جسے پسند کرتا ہے اسے پاک کرتا ہے اور ان پر کھجور کی گٹھلی کی لکیر کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ لوگوں کو پاک کرنا خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے لیکن اپنے اس خاص کام کو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی منسوب کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہمارا یہ رسولؐ لوگوں کو پاک کرتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کے منشاء اور اذن سے وہ کام کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو لوگوں سے نہ ڈرنے بلکہ خدا سے ڈرنے کا حکم دینے کے بعد فرمایا:-

وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۝

(البقرہ آیات ۱۵۱ تا ۱۵۳)

ترجمہ:- (یہ حکم میں نے اس لئے دیا ہے) تا کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور تا کہ تم ہدایت پاؤ (اسی طرح) جس طرح ہم نے تم میں تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو تمہیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور تمہیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم (پہلے) نہیں جانتے تھے پس (جب میں اس قدر فضل کرنے والا ہوں تو) تم مجھے یاد رکھو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا اور میرے شکر گزار بنو اور میری ناشکری نہ کرو۔

عملی زندگی میں اسوۂ حسنہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"ہر شخص کسی نمونہ کو سمجھنے کا خواہشمند ہے۔ کوئی حسن و جمال کا شیدا ہے، کوئی ناموری چاہتا ہے کوئی حکومت کو پسند کرتا ہے، کوئی کسی اور بڑائی کا حریص ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ان کے واسطے ایک نمونہ پیش کرتا ہے۔ دوات اور قلم ہوا اور اس سے جو کچھ لکھا جا سکتا ہے (نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ) سیاسی لوگ سیاست پر کتب لکھتے ہیں، ناولسٹ ناول لکھتے اور مختلف لکھنے والے مختلف اشیاء پر لکھتے ہیں۔ ان کی تحریریں جمع کرو یہ ثابت ہوگا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجنون نہیں تھا۔ اس نے جو کچھ خلقت کے سامنے پیش کیا وہ حق و حکمت سے پُر ہے اور اس نے جو تحریر پیش کی ہے اس کا مقابلہ کوئی تحریر دنیا بھر کی نہیں کر سکتی۔ تمام تعلیمات جن پر عمل کر کے انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے وہ سب اس کتاب میں جمع ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ نہ مجنوں کے رونے کی کسی کو پرواہ ہے نہ اس کے ہنسنے کی کسی کو خواہش۔ نہ اس کی طاقت کی قدر ہو سکتی ہے۔ وہ سارا دن سوئے، جاگے یا بیٹھے، سردی میں ننگا رہے یا گرمی میں لحاف لے۔ اس کی محنت کا بدلہ نہیں۔ اے نبی! تیری محنتوں کا ثمرہ غیر ممنون ہے اس کا خاتمہ نہیں۔ ہم نے خود تجربہ کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر کام کا پھل ہمیشہ قائم ہے۔ پھر مجنوں کے اخلاق نہیں ہوتے، وہ دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست بنا لیتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے اعلیٰ اخلاق رکھتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قرآن لائف آف محمدؐ ہے خُلُقُهُ الْقُرْآنُ۔ پھر فرمایا دیکھو اے مخالفو! اس کے مقابلہ میں کسی کا زور نہ چلے گا، یہ بھی دیکھے گا اور تم بھی دیکھو گے کہ کون فتح مند ہوتا ہے۔ عرب اور عجم کوئی اس کے بالمقابل کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ یہ اس کی صداقت کی دلیل ہے۔

اگر تم کوئی نمونہ اعلیٰ چاہتے ہو اور وعدہ خداوندی فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ علم کے لئے قرآن شریف اور عملی زندگی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل در آمد بس ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ر ستمبر ۱۹۱۲ء بحوالہ خطبات نور جلد دوم صفحہ ۱۲۹)

اللہ تعالیٰ نے نفوس انسانی کو پاک کرنے کے اپنے کام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے اور یہ فرما کر کہ ہمارا یہ رسولؐ ہمارے منشاء اور حکم سے نفوس کو پاک کرتا ہے در اصل آپؐ کی عدیم النظیر قوت قدسیہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ آپؐ کی قوت قدسیہ تمام دوسرے انبیاءؑ کی قوت قدسیہ سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کی پیروی اور اتباع کی برکت سے لوگوں کی زندگیوں میں ایسا عظیم الشان انقلاب آئے گا کہ جو پہلے کبھی نہ آیا ہوگا۔ یہ حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر قوت قدسیہ کے نتیجہ میں آپؐ کے صحابہؓ کی زندگیوں میں جو عظیم الشان پاک تبدیلی پیدا ہوئی وہ انبیاءِ ماسبق کے متبعین میں نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ آپؐ کی وجوہ فضیلت میں سے اس خاص فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے آپؐ کے عظیم روحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"آپؐ کو وہ قوت قدسی عطا ہوئی کہ جس کے قوی اثر سے ہزاروں با اخلاص اور جاں نثار مسلمان پیدا ہو گئے۔ آپؐ کی جماعت ایک ایسی قابل قدر اور قابل رشک جماعت تھی کہ ایسی جماعت کسی کو نصیب نہیں ہوئی، نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی اور نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ میں نے اس امر کے بیان کرنے میں ہرگز ہرگز مبالغہ نہیں کیا بلکہ میں جانتا ہوں کہ وہ جماعت جس مقام اور درجہ پر پہنچی ہوئی تھی اس کو ہم پورے طور پر بیان ہی نہیں کر سکتے۔ ہمارے مخالف علماء اور دوسرے فرقے جو اگرچہ ہمارے مخالف ہیں تاہم وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس بیان میں ہم نے مبالغہ کیا ہے ..... یہ بالکل سچی بات ہے کہ نہ توراۃ میں (حضرت موسیٰؑ کے متبعین کو) اور نہ انجیل میں (حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کو) کہیں بھی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ نہیں کہا گیا۔ مگر برخلاف اس کے جو جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میسر آئی تھی اور جس نے آپؐ کی قوت قدسی سے اثر پایا تھا اس کے لئے قرآن شریف میں آیا ہے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ۔ اس کا سبب کیا ہے؟ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کا نتیجہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجوہ فضیلت میں سے یہ بھی ایک وجہ ہے کہ آپؐ نے ایسی اعلیٰ درجہ کی جماعت تیار کی کہ میرا دعویٰ ہے کہ ایسی جماعت آدمؑ سے لے کر آخر تک کسی کو نہیں ملی۔"

(تقریر ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم یقینی اور قطعی کلام الٰہی ہے

قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے
(مسیح موعود)

(سلطان احمد پیر کوٹی)

(۲)

ہو سکتا ہے کوئی شخص یہ خیال کرے کہ قرآن مجید بڑی ضخیم کتاب ہے۔ اس کی مثل لانے میں بڑا وقت اور محنت درکار ہے۔ اس لئے اس مقابلہ کے لئے میدان میں کوئی شخص اترنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے شرائط مقابلہ کو نرم کر دیا۔ اور فرمایا چلو سارا قرآن نہیں تو اس کی دس سورتوں کی مثل ہی بنا لاؤ فرمایا

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
(ھود ۱۴)

کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اس کتاب کو اپنے پاس سے بنا لیا ہے۔ تو انہیں کہہ دے کہ اگر تم اس بیان میں سچے ہو تو تم بھی اس جیسی دس سورتیں اپنے پاس سے بنا لاؤ۔ اور اللہ کے سوا جس کو بھی اپنی مدد کے لئے بلانے کی تمہیں طاقت ہو اسے بلا لو۔

اس کے بعد مقابلہ کو یہ کہہ کر اور بھی آسان کر دیا کہ

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ (بقرہ ۲۵)

کہ تم زیادہ نہیں تو ایک سورۃ ہی اس جیسی بنا کر دکھا دو۔

اور اگر تم ایسا نہ کر سکو اور یاد رکھو تم ایسا ہرگز نہیں کر سکو گے تو تم اس آگ سے ڈرو۔ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ اور یہ آگ انکار کرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارا قرآن کریم کی مثل لانے کا چیلنج قبول نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ (ھود)

۲۔ کلام اللہ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ زمانہ کی دست برد سے محفوظ ہے۔ اس میں ترمیم و تنسیخ نہ ہو۔ تحریف و تبدیل اور تقدیم و تاخیر سے وہ پاک ہو۔ اور قرآن کریم میں یہ صفت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ اور اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ (بقرہ)

یہ وہ کامل کتاب ہے جو ہمیشہ زمانہ کی دست برد سے محفوظ رہے گی۔ اس پر کوئی زمانہ ایسا نہیں آئے گا کہ جب یہ شبہ پیدا ہو کہ آیا اس کے الفاظ وہی ہیں جو خدا تعالیٰ نے نازل کئے تھے یا نہیں۔ اس میں کوئی تغیر و تبدل تو نہیں ہوا۔ اور چونکہ اس پر کوئی ایسا زمانہ نہیں آئے گا۔ اس لئے یہ کتاب کبھی منسوخ نہیں ہوگی۔ اس کے احکام کبھی معطل نہیں ہوں گے۔ وہ قیامت تک قابل عمل رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے بڑے زور سے اور حتمی وعدہ فرمایا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ
(حجر)

یقیناً ہم نے ہی اس شرف و بزرگی والے کلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اتارا ہے۔ اور یقیناً ہم خود ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ایسی حفاظت فرمائی ہے کہ اس کے نزول پر چودہ سو سال کا عرصہ ہو چکا مگر اس کا کوئی شعشہ بھی تبدیل نہیں ہوا۔ اس کا ایک ایک حرف اپنی جگہ پر قائم اور محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت اس طرح فرمائی کہ وقت نزول سے ہی اس کی آیات لکھی گئیں۔ پھر اسے ایسے عشاق ہر زمانہ میں میسر آتے رہے جنہوں نے اس کا ایک ایک لفظ اپنے سینوں میں محفوظ کر لیا۔ وہ رات دن خود بھی اسے پڑھتے اور لوگوں کو بھی سناتے اس وقت تک کروڑوں حافظ گزر چکے ہیں۔ اور لاکھوں نہیں تو ہزاروں حافظ اب بھی دنیا کے ہر حصہ میں موجود ہیں۔ پھر اسلامی علوم کی بناء قرآن کریم پر رکھی گئی۔ جس کی وجہ سے اس کی ہر حرکت اور ہر سکون محفوظ رہا۔ اس کی معنوی حفاظت کے لئے ہر زمانہ میں ایسے ملہم من اللہ دنیا میں موجود رہے۔ جو لوگوں کو قرآن کریم کے صحیح مفہوم کی طرف لاتے رہے۔ اور اس زمانہ میں جبکہ غفلت اپنی انتہاء کو پہنچ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک نائب کامل ظل اور فرزند جلیل حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے اس کی معنوی حفاظت کا کام اپنے ذمہ لیا۔

ہمارا یہ نرا دعوےٰ ہی نہیں کہ قرآن کریم میں اب تک کوئی رد و بدل نہیں ہوا۔ اور وہ اسی شکل میں اب تک محفوظ ہے جس شکل میں وہ نازل ہوا تھا۔ اسلام کے اشد ترین مخالف بھی اس کی شہادت دینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ سر ولیم میور نے لکھا ہے کہ

"ہمارے پاس ہر قسم کی ضمانت موجود ہے۔ اندرونی شہادت کی بھی اور بیرونی کی بھی کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس ہے وہی ہے جو خود محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی۔ اور اسے استعمال کیا کرتے تھے۔"
(لائف آف محمد)

مشہور مستشرق نولڈک نے کہا ہے کہ "یورپین علماء کی یہ کوشش کہ وہ ثابت کریں کہ قرآن میں بعد کے زمانہ میں بھی کوئی تبدیلی ہوئی ہے۔ بالکل ناکام ثابت ہوئی ہے۔" (انسائیکلوپیڈیا آف برٹینیکا زیر لفظ قرآن)

۳۔ "کلام اللہ" کی ایک بڑی علامت یہ ہے کہ اس میں کوئی اختلاف اور تضاد نہیں ہوتا۔ یعنی ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ کچھ کہا گیا ہو تو دوسری طرف اس کے متضاد اور مخالف کوئی حکم دیا گیا ہو۔ خداوند تعالیٰ کی ذات تو اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا کی مصداق ہے۔ اگر کلام اللہ میں اختلاف اور تضاد پایا جائے تو اس پر نقص لازم آتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ صفت بکمال پائی جاتی ہے۔ اس میں بیان کردہ اللہ تعالیٰ کے سارے احکام ایک ہی مرکز کے گرد چکر لگا رہے ہیں۔ بسم اللہ کی ب سے لے کر والناس کی س تک ایک مربوط کلام ہے۔ اور اس میں کوئی اختلاف اور تضاد نہیں پایا جاتا بلکہ قرآن کریم نے تو خود اس امر کو اپنے کلام اللہ ہونے کے لئے بطور دلیل پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا
(النساء ۸۳)

کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے اور نہیں سمجھتے کہ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا۔ تو وہ یقیناً اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔

جس زمانہ میں یہ دعوےٰ کیا گیا تھا اس زمانہ کے لوگوں کو یہ حق حاصل تھا کہ اگر کہیں اس میں اختلاف تھا۔ تو وہ اسے پیش کرتے۔ ان کا ساکت و صامت رہنا اور دم نہ مارنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنا کلام ہے کسی بشر کا کلام نہیں۔

۴۔ خدا تعالیٰ رب العالمین ہے وہ بیک وقت موافق و مخالف۔ گورے اور کالے۔ عالم و جاہل کی تربیت کر رہا ہے۔ اس کی ربوبیت کا دائرہ ہر زمانہ اور ہر قوم تک وسیع ہے۔ اس لئے وہ کلام جو اس کی طرف منسوب ہوگا اس میں بھی یہ صفت پائی جانی ضروری ہے کہ وہ مختص القوم اور مختص الزمان نہ ہو۔ اس کا تعلق دنیا کی ہر قوم، ہر ملک اور ہر رنگ و نسل سے ہو۔ اور قرآن کریم کا دعوےٰ ہے کہ وہ ایک عالمگیر کتاب ہے۔ وہ کسی خاص قوم، کسی خاص ملک اور کسی خاص رنگ اور نسل کے لئے نہیں بلکہ وہ تمام قوموں اور تمام زمانوں کی تکمیل اور تعلیم کے لئے آیا ہے۔ اس سے قبل جتنی شرائع نیز جتنی کتب اور صحیفے انبیاء کو دیئے گئے۔ ان کا دائرہ محدود تھا۔ وہ مختص القوم اور مختص الزمان تھے۔ مگر قرآن کریم جیسی کامل اور مکمل کتاب لانے والے کا دعوےٰ ہے کہ

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا۔

یعنی وہ تمام بنی نوع انسان کے لئے رسول بن کر آئے ہیں۔ ان کی دعوت دنیا کے ہر ملک اور ہر خطہ ہر رنگ و نسل اور ہر قیامت تک کے لئے ہے۔ اس لئے آپ پر نازل ہونے والا کلام بھی مختص القوم اور مختص الزمان نہیں ہو سکتا۔ پس قرآن کریم کے کلام اللہ ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس کی تعلیم دنیا کے ہر خطہ اور ہر طبقہ اور قیامت تک کے زمانہ کو اپنی وسعت میں لئے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔

۵۔ "کلام اللہ" کی ایک صفت یہ ہونی چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فعل کے مطابق ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ دنیا میں ایک معمولی انسان کے لئے بھی یہ پسند نہیں کیا جاتا کہ وہ کہتا کچھ ہو اور کرتا کچھ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کو بھی مخاطب کر کے یہ فرمایا ہے۔

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔

(سورۃ الصف)

کہ تم وہ کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں۔

تو پھر خدا تعالیٰ کی ذات جو تمام صفات حسنہ کی جامع اور تمام عیوب سے منزہ اور پاک ہے اس کا قول اور فعل کیوں باہم مطابق نہ ہو۔ قرآن کریم بھی جو خدا تعالیٰ کا کلام ہے وہ اس کے افعال سے عین مطابقت رکھتا ہے۔ قرآن کریم احکام قدرتی کا ایک آئینہ ہے۔ قانون قدرت کی ایک عکسی تصویر ہے۔ قرآن کریم کی ساری تعلیم کی شہادت کائنات عالم کے ذرہ ذرہ کی زبان سے ادا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں جابجا اپنے اقوال کے حل کے لئے پیش کرتا ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا کلام یعنی قرآن کریم اس کے افعال کے عین مطابق ہے دوسرے لفظوں میں یہ کہنا درست ہوگا۔ کہ قرآن کریم یقیناً کلام اللہ ہے۔

۶۔ "کلام اللہ" کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ایک حصہ غیب کی خبروں پر مشتمل ہو۔ کیونکہ غیب کا علم سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں وہی عالم الغیب ہے ہاں اپنے برگزیدہ بندوں پر وہ ایک حصہ اپنے غیب کا ظاہر کرتا رہتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

لَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

(سورۃ الجن)

قرآن کریم چونکہ کلام اللہ ہے اس لئے اس میں یہ صفت بھی پائی جاتی ہے۔ اس میں کثرت سے غیب کی خبریں موجود ہیں۔ یہ ماضی میں ہونے والے واقعات اور آئندہ ہونے والی خبروں یعنی پیشگوئیوں سے بھرا ہوا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جن پر قرآن کریم نازل ہوا ان کے متعلق خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ

وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ (تکویر)

کہ وہ غیب کی خبریں بتانے میں بخیل نہیں۔ پھر قرآن کریم کو بشیر اور نذیر کہا گیا ہے (حٰم السجدہ)

گویا اسکی پیشگوئیوں میں دونوں رنگ پائے جاتے ہیں۔ وہ متبعین قرآن کے لئے تبشیر اور مخالفین قرآن کے لئے انذار کا رنگ رکھتی ہیں۔ بہرحال کلام اللہ کی یہ صفت کہ اس میں غیب کی اخبار بڑی کثرت سے پائی جاتی ہوں۔ بدرجہ اتم قرآن کریم میں موجود ہے۔ قرآن کریم نے آئندہ حالات سے تعلق رکھنے والی بہت سی اہم خبریں دی ہیں۔ جن میں سے کئی پوری ہو چکی ہیں اور ان خبروں پر قیاس کر کے ہم کہہ سکتے ہیں کہ دوسری خبریں بھی انشاء اللہ ضرور پوری ہونگی۔ قرآنی پیشگوئیوں کی شان اور مرتبہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جہاں تک دیکھا جاوے قرآن شریف کی پیشگوئیاں بڑے اعلیٰ درجہ پر واقع ہوئی ہیں اور کوئی کتاب اس رنگ میں ان پیشگوئیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ یہ پیشگوئیاں ہی نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پوری ہو گئی تھیں۔ بلکہ ان کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ چنانچہ بہت سی پیشگوئیاں تھیں جو اب پوری ہو رہی ہیں۔ اور بہت سی ابھی باقی ہیں جو کہ آئندہ پوری ہونگی۔

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

اور یہ غیبی خبروں اور پیشگوئیوں کا سلسلہ اس بات کا یقینی ثبوت ہے کہ قرآن کریم یقیناً کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ

مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ

(سورہ ہود)

ایک حکیم و خبیر ہستی کی طرف سے ہے۔

۷۔ "کلام اللہ" کی ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ اس کے ذریعہ دنیا میں نئے علوم کا رواج اور انکشاف ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی ایک صفت علیم بھی ہے۔ اور خدائے علیم کی طرف منسوب ہونے والے کلام میں نئے نئے علوم کا پایا جانا ضروری ہے۔ اور ایسے علوم کا انکشاف جو دنیا پہلے نہیں جانتی تھی اس کے کلام اللہ ہونے کی ایک دلیل بنتی ہے۔ قرآن کریم کو خاص طور پر خدائے تعالیٰ کی صفت علیم سے نسبت ہے، اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ

اِنَّکَ لَتُلَقَّی الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ عَلِیْمٍ (نمل ۷)

دوسری جگہ فرمایا

تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ (المومن)

یہ کتاب غالب اور علم والے اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

اور پھر خاص طور پر یہ بتایا گیا تھا کہ اس کے ذریعہ انسان کو وہ علوم سکھائے جائیں گے جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا جیسے فرمایا۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ (العالق)

تو خدا کا نام لے کر اس کتاب کو پڑھ جو انسان کو وہ علم سکھانے والی ہے جنہیں اس سے پہلے وہ نہیں جانتا تھا۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم سچے علوم کا منبع اور سرچشمہ ہے جو علوم قرآن کریم لے کر آیا ہے۔ وہ دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں ملتے۔ وہ نہ تو تورات میں تھے نہ انجیل میں تھے۔ اور نہ کسی اور نبی کے صحیفہ میں مسلمانوں نے قرآن کریم کی راہنمائی کے نتیجہ میں بہت سے نئے علوم ایجاد کئے۔ مثلاً انہوں نے علم روایت، علم کلام، علم تصوف۔ علوم الجبرا۔ علم معانی۔ علم بیان اور علم صرف نحو وغیرہ ایجاد کئے۔ علم قضا اور حکومت کے قوانین مرتب کئے، اور یہ سارے علوم ایسے ہیں جو پہلے دنیا نہیں جانتی تھی۔ پھر زمانہ کی ضرورت کے مطابق اس میں سے اور علوم بھی نکل رہے ہیں۔ غرض قرآن کریم نے دنیوی علوم کے علاوہ نہ صرف پہلے دنیوی علوم کو زندگی بخشی اور ان کو ترقی دی۔ بلکہ ایسے نئے علوم بھی ایجاد کئے جو اس کے نزول سے پہلے دنیا نہیں جانتی تھی۔ اگر یہ خدا تعالیٰ کا کلام نہ ہوتا بلکہ کسی بشر کا کلام ہوتا تو اس میں نئے علوم کا ذکر نہ ہوتا۔ کیونکہ آئندہ زمانہ کے متعلق خبر دینا اور ایسے نئے علوم بتانا جو انسان کے علم سے باہر ہیں کسی انسان کا کام نہیں۔ غیب کا علم صرف خدا کو حاصل ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر قرآن شریف کا نازل کرنے والا خدا نہیں ہے تو کیونکر اس میں تمام دنیا کے علوم حقہ الٰہیہ لکھے گئے اور وہ تمام اولہ علم الٰہیات کی کہ جن کے بااستیفاد اور نصحت لکھنے سے سارے منطقی اور معقولی اور فلسفی عاجز رہے اور ہمیشہ غلطیوں میں ڈوبتے ڈوبتے مر گئے۔ وہ کسی فلاسفر بے مثل و مانند نے قرآن شریف میں درج کر دیں اور کیونکر وہ اعلیٰ درجہ کی تقریریں کہ جن کے پاک اور روشن دلائل کو دیکھ کر معترض رجیم (یا ہنود) کے اگر کچھ شرم ہو تو جیتے جی مر جائیں ایک غریب اور اُمّی کے ہونٹوں سے نکلیں"

(براہین احمدیہ حصہ دوم ص۱۲۷)

نیز فرماتے ہیں:۔

"جس قدر معارف عالیہ دین اور اس کی پاک صداقتیں ہیں اور جس قدر نکات و لطائف علم الٰہی ہیں جن کی اس دنیا میں تکمیل نفس کے لئے ضرورت ہے۔ ایسا ہی جس قدر نفس امارہ کی بیماریاں اور اسکے جذبات اور اسکی دوری یاد الٰہی آفات ہیں یا جو کچھ ان کے علاج اور اصلاح کی تدبیریں ہیں اور جس قدر تزکیہ اور تصفیہ نفس کے طریق ہیں اور جس قدر اخلاق فاضلہ کے انتہائی ظہور کے علامات و خواص و لوازم ہیں۔ یہ سب کچھ باستیفائے تام فرقان مجید میں بھرا ہوا ہے۔ اور کوئی شخص ایسی صداقت یا ایسا نکتہ الٰہیہ یا ایسا طریق وصول الی اللہ یا کوئی ایسا نادر یا پاک طور پر مجاہدہ پرستش الٰہی کا نکال نہیں سکتا جو اس پاک کلام میں درج نہ ہو۔ دوسرے علم خواص روح و علم نفس ہے جو ایسے احاطہ تام سے اس کلام معجز بیان میں اندراج پایا ہے۔ کہ جس سے غور کرنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ بجز قادر مطلق کے یہ کسی کا کلام نہیں تیسرے علم مبدا و معاد و دیگر علوم غیبیہ (جو علم الغیب کے کلام کا ایک لازمی حصہ ہے جس سے دلوں کو تسلی و تشفی ملتی ہے۔ اور غیب دانی خدائے قادر مطلق کی مشہودی طور پر ثابت و متحقق ہوتی ہے) یہ علم اس تفصیل اور کثرت سے قرآن شریف میں پایا جاتا ہے کہ دنیا میں کوئی دوسری کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پھر علاوہ اسکے قرآن شریف نے تائید دین میں اور اور علوم سے بھی اعجازی طور پر خدمت لی ہے۔ اور منطق اور طبعی اور فلسفہ اور ہیئت اور علم النفس اور طبابت اور علم ہندسہ اور علم بلاغت و فصاحت وغیرہ علوم کے وسائل سے علم دین کا سمجھانا اور ذہن نشین کرانا اور اسکا تفہیم درجہ بدرجہ آسان کر دینا یا اس پر کوئی برہان قائم کرنا یا اس سے کسی نادان کا اعتراض اٹھانا مدنظر رکھا ہے۔ غرض تفصیلی طور پر یہ سب علوم خدمت دین کے لئے بطور خارق عادت قرآن شریف میں اس عجیب طرز سے بھرے ہوئے ہیں جن سے ہر ایک درجہ کا ذہن فائدہ اٹھاتا ہے"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۰-۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۵۴۸

میں محمود احمد ظفر ولد غلام احمد صاحب۔ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۸۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمود احمد ظفر ولد غلام احمد صاحب مکان ۲/۱ گلی ۴/۱ کچّا راوی روڈ لاہور۔

گواہ شد۔ غلام احمد مکان ۲/۱ گلی ۴/۱ دریا گنج کچّا راوی روڈ لاہور۔

گواہ شد۔ محمد شریف شاکر وصیت ۱۷۵۷۱ صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور۔

مسل نمبر ۲۳۵۴۹

میں رحمت بی بی زوجہ رحمت اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال۔ بیعت ۱۸/۳/۴۸ ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رحمت بی بی زوجہ رحمت اللہ صاحب ارائیں۔ احمد نگر ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ محمد اسلم بٹ صدر جماعت احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ رحمت اللہ احمد نگر ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۳۵۵۰

میں بشریٰ بیگم زوجہ منور احمد صاحب۔ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپے

۲۔ ہار وزن ۱/۲ ۱ تولہ۔ کانٹے دو عدد ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی -/۱۸۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشریٰ بیگم اہلیہ منور احمد صاحب ۲۶/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ مرزا عبدالسمیع وصیت ۱۱۴۲۵ صدر موصیان دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ مبارک احمد ولد غلام رسول صاحب

مسل نمبر ۲۳۵۵۱

میں منیبی بیوہ عبدالرزاق صاحب۔ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۸۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن پھلروان ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر -/۳۲ بتیس روپے

۲۔ چوڑی طلائی ۲ عدد وزن ۵ تولے

۳۔ بٹن طلائی وزن ۳ تولے۔

۴۔ بالی طلائی وزن ۲ تولے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ منیبی بیوہ عبدالرزاق صاحب پھلروان منڈی۔ سرگودھا۔

گواہ شد۔ محمد اکبر پریذیڈنٹ (صدر) جماعت احمدیہ گنگا پور۔

گواہ شد۔ محمد سلیمان ولد اصغر علی صاحب

مسل نمبر ۲۳۵۵۲

میں فوزیہ سلیم بنت چوہدری محمد سلیم احمد صاحب قوم جاٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

طلائی بالیاں وزن ۴ ماشے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فوزیہ سلیم بنت محمد سلیم احمد صاحب بہاولپور۔

گواہ شد۔ رانا مبارک احمد وصیت ۱۹۴۷۳ ۵ فرید روڈ بہاولپور۔

گواہ شد۔ افضال احمد وصیت ۱۸۵۶۸ صدر موصیان۔

مسل نمبر ۲۳۵۵۳

میں مبشرہ سلیم بنت چوہدری سلیم احمد صاحب قوم جاٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک انگوٹھی، ایک طلائی بالیاں وزن ۱/۲ تولہ۔

۲۔ مبلغ -/۲۰۰۰ بیس ہزار روپے فکس ڈیپازٹ کے طور پر ۱۴ سال کیلئے بینک BANK میں جمع ہیں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مبشرہ سلیم بنت چوہدری سلیم احمد صاحب بہاولپور۔

گواہ شد۔ رانا مبارک احمد وصیت ۱۹۴۷۳ ۵ فرید روڈ بہاولپور۔

گواہ شد۔ افضال احمد وصیت ۱۸۵۶۸

مسل نمبر ۲۳۵۵۴

میں جنت بی بی بیوہ مستری ابراہیم صاحب۔ قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال۔ بیعت جنوری ۱۹۳۲ء ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/۲/۲۲ روپے

۲۔ نقد -/۱۰۰ ایک صد روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ جنت بی بی بیوہ مستری محمد ابراہیم صاحب محلہ عیدگاہ ۹۴/۱ جلال پور روڈ۔

گواہ شد۔ محمد سلطان محلہ عیدگاہ جلالپور روڈ ۹۴/۱

گواہ شد۔ غلام احمد وصیت ۱۱۴۵۱ محلہ حسین پورہ ۱۱۴/۱۴۔

درخواست دعا

عزیزم برادرم محمد اسماعیل صاحب خلیل محلہ دارالصدر جنوبی ابن ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل چند یوم ہوئے سیڑھی سے گر گئے ہیں اور بائیں بازو پر چوٹ آئی ہے۔ اس کے علاوہ جسم کے بعض دوسرے حصوں پر بھی خراشیں آئی ہیں۔ عزیزم محترم کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ناصرہ قدسیہ

محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلسِ مشاورت کی مختصر رُوداد

سب کمیٹی نظارت اصلاح وارشاد کی سفارشات پر غور اور سفارشات

سب کمیٹی نظارت اصلاح وارشاد نے تجویز کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ خط وکتابت کے ذریعہ تعلیم دینا مشکل ہے لیکن سب کمیٹی نے جماعت کی تبلیغی و اصلاحی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کورس تجویز کیا تاکہ ضرورت کے مطابق تعلیم یافتہ اصحاب میسر آجائیں۔ اس کورس میں جماعت کی عالمی ضروریات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

الف۔ لازمی نصاب

قرآن کریم :۔ ۱۔ قرآن کریم باترجمہ۔ ۲۔ تفسیر صغیر۔ ۳۔ دیباچہ تفسیر القرآن (انگریزی) مصنفہ حضرت مصلح موعودؓ۔

حدیث :۔ ۱۔ حدیقۃ الصالحین مطبوعہ وقف جدید۔ ۲۔ شہادت القرآن تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے تیس صفحات (مقامِ حدیث کی بحث)۔ ۳۔ ریویو برمباحثہ بٹالوی وچکڑالوی از حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ۴۔ ابتدائی اصول حدیث اور صحاح ستّہ کا تعارف (اس مضمون پر کتاب لکھوائی جائے گی)۔

فقہ :۔ ۱۔ فقہ احمدیہ از حافظ روشن علی صاحبؓ۔ ۲۔ فقہ حنفیہ احمدیہ (مرتبہ تدوین فقہ کمیٹی)۔ ۳۔ اصول فقہ (مضمون محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مطبوعہ رسالہ جامعہ احمدیہ)

تاریخ اسلام :۔ ۱۔ سیرت خیرالبشر از حضرت مصلح موعودؓ۔ ۲۔ سیر الانبیاء از شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم۔ ۳۔ حیاتِ طیبہ از شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم۔ ۴۔ احمد (انگریزی) از مولوی عبدالرحیم صاحب دردؓ ۵۔ سلسلہ احمدیہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔

کلام :۔ مندرجہ ذیل کتب کا پڑھنا لازمی ہوگا :۔

کتب حضرت مسیح موعودؑ۔ ۱۔ مسیح ہندوستان میں۔ ۲۔ رسالہ جہاد۔ ۳۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ ۴۔ کتاب البریہ۔ ۵۔ اسلام اور دیگر مذاہب۔ ۶۔ الوصیت۔ ۷۔ تذکرۃ الشہادتین ۸۔ تذکرہ (مجموعہ الہامات)

کتب حضرت مصلح موعودؓ :۔
۱۔ دعوۃ الامیر۔ ۲۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام ۳۔ خلافتِ راشدہ۔ ۴۔ منہاج الطالبین ۵۔ نظامِ نو۔ ۶۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔

متفرق۔ ۱۔ خصوصیاتِ اسلام مؤلفہ میر محمد اسحٰق صاحبؓ۔ ۲۔ تفہیماتِ ربانیہ از مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم۔

ب۔ لازمی مضامین

۱۔ ہستی باری تعالیٰ۔ ۲۔ تعلق باللہ ۳۔ تقدیر۔ ۴۔ معجزات۔ ۵۔ ضرورت مذہب۔ ۶۔ دعا۔ ۷۔ وحی والہام ۸۔ تناسخ۔ ۹۔ اسلام اور ارتداد۔ ۱۰۔ حرمتِ شراب، جوا، لحم الخنزیر اور سود کا فلسفہ۔ ۱۱۔ معراج کی حقیقت۔ ۱۲۔ ملائکۃ اللہ۔ ۱۳۔ جنّات۔ ۱۴۔ بہائیت۔

ان مضامین پر مشتمل ایک کتاب شائع کی جائے جب تک یہ کتاب شائع نہ ہو مذکورہ نصاب میں شامل ہونیوالے احباب ان کتب سے استفادہ کر سکتے ہیں :۔

کتب حضرت مسیح موعودؑ۔
۱۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم (بحث بابت معجزات)۔ ۲۔ برکات الدعا۔ ۳۔ توضیح مرام

کتب حضرت مصلح موعودؓ :۔
۱۔ ہستی باری تعالیٰ۔ ۲۔ تقدیر الٰہی۔ ۳۔ ضرورت مذہب۔ ۴۔ قبولیت دعا کے طریق۔ ۵۔ ملائکۃ اللہ۔ ۶۔ تفسیر کبیر کا مطالعہ (مذکورہ بالا مضامین کے سلسلہ میں)۔

دیگر :۔ ۱۔ اسلامک آئیڈیالوجی (وحی والہام کے بارہ میں)۔ ۲۔ ہمارا خدا از حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ۔ ۳۔ قتلِ مرتد اور اسلام از مولوی شیر علی صاحبؓ۔ ۴۔ اسلام میں ارتداد کی سزا از شیخ روشن دین صاحب تنویرؓ۔ ۵۔ الناسخ والمنسوخ از مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ۔ ۶۔ بہائیت پر تبصرہ از مولانا ابوالعطاء صاحبؓ۔

سب کمیٹی نے تجویز کیا کہ

جماعتوں میں امراء کے ذریعہ اور اخبار الفضل کے توسط سے اس کورس کی اطلاع بھجوائی جائے۔ احباب اپنی رضا و رغبت سے کورس کا مطالعہ کریں کورس میں حصہ لینے والے احباب کے نام نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) میں بھجوائے جائیں۔ ہر تیسرے مہینہ ان احباب سے ان کی ترقی کی رپورٹ لی جائے۔ سال کے دوران ایک یا دو دفعہ پرچہ مرتب کر کے بھجوایا جائے اور احباب کتب دیکھ کر اس کو حل کریں۔ اختتام کورس کی اطلاع آنے پر بذریعہ انٹرویو یا تحریری سوالنامہ امتحان لے کر کامیابی کی سند دی جائے۔

یہ سارا کورس تین یا چار سال میں ختم کر دیا جائے گا۔

دوسری تجویز جس پر اس سب کمیٹی نے غور کرنا تھا یہ تھی :۔

"ایسا لٹریچر شائع کیا جائے جو موجودہ دَور کے تقاضوں کے مطابق جماعتِ احمدیہ کے اسلامی نقطہ نظر کو پیش کر سکے"۔

سب کمیٹی نے اس تجویز کا جائزہ لیا اور اس نتیجہ پر پہنچی کہ جماعت کے مختلف ادارے جو لٹریچر شائع کر رہے ہیں وہ جماعتی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں ان کی موجودگی میں کسی نئی تنظیم یا ادارہ کی ضرورت نہیں۔ سب کمیٹی نے تجویز کیا کہ سلسلہ کی ضروریات اور اشاعت کی پالیسی کو متعیّن کرنے اور پھر اس کے مطابق عمل درآمد کروانے کے لئے محترم ناظر صاحب تالیف و تصنیف و اشاعت لٹریچر کے ساتھ ناظر اصلاح وارشاد، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) اور ناظر تعلیم کو لگا دیا جائے یا کوئی اور صورت اختیار کر لی جائے۔

اس کے بعد چونکہ ایجنڈا ختم ہو گیا تھا اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی تقریر فرمائی جس کا خلاصہ پہلے شائع ہو چکا ہے۔

اس کے بعد اختتامی دعا کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

خدّام الاحمدیہ کی ۲۴ ویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس

تمام مجالسِ خدام الاحمدیہ مطلع رہیں کہ ۲۴ ویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس ۱۲ر مئی تا ۲۶ر مئی ربوہ میں ہو گی، انشاء اللہ۔ اس کلاس میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ قائدینِ کرام فوری طور پر اپنی اپنی مجلس کے نمائندہ کے نام سے مرکز کو مطلع فرماویں۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب آف الائیڈ سائینٹفک سٹور گنپت روڈ لاہور کی والدہ صاحبہ محترمہ کی گرنے کی وجہ سے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات (ستارہ اطفال، ہلال اطفال، قمر اطفال، بدر اطفال) ۲۵ر مئی ۱۹۷۸ء کو منعقد ہو رہے ہیں۔

قائدینِ کرام اور ناظمینِ اطفال سے گزارش ہے کہ وہ اطفال کو ان امتحانات کی تیاری کروائیں۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

بجلی کے پنکھے

تھوک و پرچون سرگودھا سے بھی کم ریٹ پر خریدنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائیں۔ گھروں میں فٹنگ ۱۵ر مئی تک مفت کی جائے گی۔ فنی خرابی کی صورت میں پنکھا اُسی دن تبدیل کیا جائے گا۔

شفیق ریفریجریشن اینڈ الیکٹرک ورکس
بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴